Fikr-o-Nasar (Islamabad) 7:7 (1970)

(قسط نمبر ۱)

فہرست مخطوطات

کتب خانہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

احمد خان، ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی

○ مخطوطہ نمبر ۲۶ (داخلہ نمبر ۲۷۷)

● انواع الہمزۃ فی وقف حمزۃ و ہشام (عربی)

● مصنف: مصطفٰی بلجیوۃ السندریسی الشافعی المتوفی بعد ۱۲۹۰ھ۔

● ورق ۲۸ تقطیع $\frac{6\frac{1}{4} \times 4\frac{1}{2}}{5\frac{1}{4} \times 3}$ ۱۵ سطری بخط نسخ بقدر ما یُقرأ، عنوان سُرخ، روشنائی سیاہ صمغ دودی، کاغذ دستی مصری جدید، تاریخ کتابت ۱۲۹۰ھ۔

قرآن مجید کی کتابت ایک خاص انداز پر ہوتی ہے یعنی جس انداز پر ابتدا میں مصحفِ عثمان کو لکھا گیا تھا۔ اس میں تنیس جگہ ایسے الف آتے ہیں جو لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھے نہیں جا سکتے۔ موجودہ دور کے قاریوں میں یہ الالفات الزائدۃ کے نام سے معروف ہے۔ بعض مطابع ان الفات زائدہ کی فہرست بھی مصحف کے ساتھ آخر میں چھاپ دیتے ہیں۔ اسی طرح اَلف متحرک جسے عربی میں ھمزۃ کہتے ہیں، علم تجوید میں اس کی آوازوں کا بھی ایک مقرر طریقہ ہے۔ جب ایسا ہمزہ لفظ کے درمیان میں ہو یا حرف حلقی کے بعد واقع ہوا ہو یا حرف مد سے پہلے ہو تو اس کی آوازیں مختلف ہوتی ہیں۔ تیسری صدی کے دو مشہور قاری حمزۃ اور ھشام نے خاص توجہ کے ساتھ اس ہمزہ کی بدلی کو منضبط کر دیا تھا۔ ان کے بعد کے قرار کے لئے ان آوازوں کا ادا کرنا بڑی توجہ کا محتاج رہا۔ اسی لئے فنِ تجوید میں وقف حمزہ اور ہشام کے یہ مسائل مشکل مسائل میں شمار ہوتے ہیں۔

مصر کے ایک قاری اَبُو الحیاۃ مصطفٰی السندریسی الشافعی نے مختلف ائمہ تجوید کی کتابوں سے لے کر ان مسائل کو بالاختصار ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ اور پورے قرآن کریم میں ہمزہ کی آواز کے لئے ۶۲ مقامات اور طریق کی تعیین کی گئی ہے۔ اس کتاب کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

اعلم ان مسائل وقف حمزہ وھشام مما کانت من أصعب علم القرأۃ، أردتُ ان

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

أبتينها ملخصاً مما في كتب الأئمة الموثوق بهم تسهيلاً للطالبين وتيسيراً للراغبين۔

اور اختتام یوں ہے:

وقد نقل الحميري سبعة وعشرين وجهاً ولكن قال ابن الجزري بعدم الأخذ بقوله هاهنا تنبه - آه -

ہمیں علم نہیں کہ اس کتاب کا کوئی دوسرا نسخہ کہیں موجود ہے اور جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب ابھی تک چھپی بھی نہیں ہے۔

○ **مخطوطہ ۲۷ (داخلہ نمبر ۳۷۷۲)**

- **ناظمة الزهر في الأعداد واختلاف اهل البلاد۔**
- **أبو محمد قاسم بن فيره بن خلف الشاطبي الرعيني والأندلسي۔**
- ورق ۴۴، حجم: $\frac{4\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{4}}{2\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{4}}$ ۱۵ سطری۔ روشنائی معمولی صمغ دودی، عنوان سرخی سے اور کاغذ دیسی تقریباً ساٹھ سال پرانا، کاتب کا نام ابوبکر الحداد ہے۔

کتاب کا صحیح نام: ناظمة الزهر في عدد آيات السور ہے۔ یہ ایک طویل رائیہ قصیدہ ہے جس میں قرآن مجید کی ہر سورہ کی آیات کا شمار کیا گیا ہے۔ چونکہ سکون وسکتہ کی وجہ سے بعض قاریوں نے ایک آیت کو دو آیتیں بھی شمار کیا ہے۔ اس لئے حجازی، شامی، بصری اور کوفی قاریوں نے اعداد وشمار میں اختلاف کیا ہے، اس اختلاف کو بھی ناظمة الزهر میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔

اس قصیدے کا پہلا شعر یہ ہے:

بدأت بحمد الله ناظمة الزهر　　لتجنى بعون الله عيناً من الزهر

اس قصیدے کے مصنف علم نحو، لغت اور علم قراءات کے مشہور امام تھے۔ یہ نابینا مقری اپنے زمانے ہی میں نہیں بلکہ اپنے بعد بھی علم تجوید کے امام الأئمة کا درجہ رکھتے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کی حرز الأماني اور عقيلة وغیرہ علم تجوید کی کتابیں ہیں۔

یہ قصیدہ کئی بار چھپ چکا ہے۔ یہ مخطوطہ بہت صاف اور اچھا لکھا ہوا ہے۔

○ مخطوطہ ۲۸ (داخلہ نمبر ۲۷۷۴)

- إجازة الشيخ محمد بيومی بالقراءات العشر۔
- ورق ۱۹، حجم $\frac{۴\frac{۳}{۴} \times ۶\frac{۱}{۲}}{۲\frac{۱}{۲} \times ۵\frac{۱}{۲}}$ ۲۵ سطری، معمولی سیاہ روشنائی سے دلیسی کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ مسطر ڈوریوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ جدول سرخ رنگ کی روشنائی سے بنا ہوا ہے۔

اس مخطوطہ کا آغاز مندرجہ ذیل سرنامہ سے ہوتا ہے:

هذه إجازة الاستاذ الشيخ محمد بيومی بالقراءات العشر على طريقی الشاطبية والدرة من مجيزة المولى الفاضل الورع الكامل الراجی من الله العفو والمنن، الشيخ الجريسی حسن حفظه الله، آمين۔

مصر کے قاری شیخ محمد بیومی کو اپنے استاد شیخ حسن بن محمد الجریسی الخلوتی والازہری سے قراراتِ عشر کا جو اجازت نامہ پہلی شعبان ۱۳۰۵ھ کو حاصل ہوا تھا۔ یہ اس اجازت نامے کا اصل نسخہ ہے۔ آخر میں شیخ حسن الجریسی کی مہر ثبت ہے۔ مہر میں ۱۲۷۸ھ کا سن کندہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ظاہر ہوا کہ شاید شیخ حسن الجریسی کو اپنے استاذ شیخ ابو عبداللہ المصری سے ۱۲۷۸ھ میں قرارات کی سند حاصل ہوئی تھی۔

بظاہر ظن غالب ہے کہ اس مخطوطے کی دوسری نقل کا وجود نہیں ہوگا اس لئے کہ عام طور پر اجازات قرارات کی نقلیں کم ہی لی جاتی ہیں۔

مخطوطے کے متن کی ابتدا یوں ہے:

الحمد لله الذی جعل فی القرآن العظيم كنوز معانی دقائق حقائق العلوم وأعطى من اصطفاه من خلقه مفاتيحها ......

قرارات کے مختلف واسطوں کے اساتذہ کا تسلسل کے ساتھ تذکرہ کر کے ان کی روایات کو آنحضور تک پہنچایا ہے اور آخر میں لکھا ہے:

فهذه الأسانيد التی أدت ہ إلينا هذه الروايات روايةً وتلاوة وغير ذلك من الأسانيد المذكورة فی العشر وأوصيه بتقوى الله تعالىٰ۔

(مسلسل)